Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ ۲۴ امان ۱۳۵۵ ہش ۲۴ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:۔ تکلیف ابھی چل رہی ہے۔ کھانسی اور سینہ پر اثر ابھی ہے۔ انفیکشن بھی ہے البتہ سانس کی تکلیف میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرق ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کو بس کے ایک حادثہ میں کچھ چوٹیں آئی ہیں۔ اب بفضلہ تعالیٰ آپ رو بصحت ہیں۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ میں یومِ پاکستان کی تقریب اہتمام کے ساتھ منائی گئی

ربوہ ۲۴ مارچ۔ کل ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان کی مبارک تقریب ربوہ میں اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ صبح نمازِ فجر کے بعد مساجد میں پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ دن کو مختلف مقامی تنظیموں اور تعلیمی اداروں میں کھیلوں کا خاص اہتمام کیا گیا اور انعامات تقسیم کئے گئے۔ عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔ رات کو تعلیمی اور سرکاری اداروں کے علاوہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید انجمن احمدیہ، مسجد مبارک اور مسجد مہدی کی عمارتوں پر چراغاں کیا گیا۔ متعدد احباب نے انفرادی طور پر بھی اپنے مکانات پر چراغاں کا اہتمام کیا۔

ایک ضروری گذارش

امراء کرام، صدر اصحاب اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ سے گذارش ہے کہ مجلسِ شوریٰ کے لئے تشریف لاتے ہوئے اپنے ہمراہ چندہ جات کی جملہ رقوم ضرور لیتے آئیں اور مع تفصیل داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

لیگوس میں نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی چھبیسویں (۲۶) مجلسِ شوریٰ کا انعقاد

ملک کے طول و عرض سے آنیوالے ۱۴۰ نمائندگان نے شرکت کی پچیس لاکھ روپے پر مشتمل آئندہ سال کا میزانیہ منظور کیا گیا

جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی کو وسیع کرنے اور لوکل زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کیلئے اہم فیصلے

مکرم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع دی ہے کہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی چھبیسویں مجلسِ شوریٰ منعقد ہوئی جس میں پچیس (۲۵) لاکھ روپے پر مشتمل آئندہ سال کا میزانیہ آمد و خرچ متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ اس میں ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے ایک سو چالیس نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں کو وسیع کرنے کے لئے جو اہم تجاویز منظور کی گئیں ان میں نائیجیریا کی مقامی زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کی تجویز بھی شامل تھی۔

مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد ایم۔اے امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے ارسال کردہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے :۔

"لیگوس ۱۴ مارچ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو خاکسار نے نائیجیریا کی احمدی جماعتوں کی چھبیسویں (۲۶) مجلسِ شوریٰ کا اجتماعی دعا کے ساتھ افتتاح کیا۔ اس میں ملک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی احمدی جماعتوں کے ۱۴۰ نمائندوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر جماعت کی تبلیغی اور تعلیمی مساعی کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے پچیس (۲۵) لاکھ روپیہ پر مشتمل آئندہ سال کا میزانیہ آمد و خرچ منظور کیا گیا۔ اس سلسلے میں نمائندوں نے بیس (۲۰) اہم تجاویز منظور کیں جن میں جماعت کی مالی پوزیشن کو مضبوط کرنے کے علاوہ ملک کی لوکل زبانوں میں اسلامی لٹریچر کی وسیع اشاعت کرنے کی تجویز بھی شامل ہے۔

(محمد اجمل)"

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مجلسِ شوریٰ کے انعقاد کو جماعت اور اسلام کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ ر امان ۱۳۵۵ ھش
۲۴ ر مارچ ۱۹۷۶ء

ایک سفید جھوٹ اور اس کی تردید

افسوس! صد افسوس! آجکل بعض لوگوں نے اس بات کو ہی اسلام کی سب سے بڑی خدمت سمجھ رکھا ہے کہ خدا کے خوف سے یکسر بے نیاز ہو کر جماعت احمدیہ کے خلاف جی بھر کر جھوٹ بولا جائے اور پھر مسلسل بولے جانے والے اس جھوٹ کی بین الاقوامی سطح پر بھی خوب اشاعت کی جائے۔ ہم قبل ازیں ایسے بہت سے افتراؤں کی تردید شائع کر چکے ہیں لیکن جھوٹ بولنے اور اسے پھیلانے کا یہ سلسلہ نہ صرف یہ کہ ختم ہونے میں نہیں آرہا بلکہ دن بدن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں روزنامہ "نوائے وقت" نے ایک اور بہت بڑا جھوٹ شائع کیا ہے۔ جو کچھ اُس نے لکھا ہے اُس میں شمہ بھر بھی صداقت نہیں ہے اور اس کا لفظ لفظ جھوٹ پر مبنی ہے۔ اس کے از اول تا آخر جھوٹ ہونے پر ایک نہیں کئی تاریخی اور دستاویزی ثبوت پیش کئے جا سکتے ہیں۔

"نوائے وقت" نے اپنے ۹ ر مارچ ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں جو سرتاپا جھوٹی اطلاع شائع کی ہے وہ خود اس کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:-

"پچاس برس قبل احمدیوں کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود ہندوستان کے پاسپورٹ پر دمشق گئے تو اُس وقت وہاں تعینات فرانسیسی افسر نے انہیں دمشق میں رہنے کی اجازت دینے سے اس لئے انکار کر دیا کہ ان کے پاسپورٹ میں پیشہ کے خانہ میں "پیغمبری" Prophet درج تھا۔ دمشق اُس وقت چونکہ فرانس کی عملداری میں تھا اس لئے فرانسیسی افسروں نے کہا کہ ایسا کوئی پیشہ انہیں فراہم کردہ فہرست میں نہیں ملتا اس لئے وہ انہیں دمشق میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ چنانچہ مجبوراً مرزا بشیر الدین محمود کو واپس جانا پڑا۔"

(نوائے وقت ۹ ر مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ اوّل)

اوّل تو یہ بات ہی سرے سے جھوٹ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے پاسپورٹ میں پیشہ کے خانہ میں "پیغمبری" درج تھا۔ اس بات کا سرتاپا جھوٹ ہونا اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ یہ واقعہ کے بالکل خلاف ہے۔ جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفین بھی اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر ہیں کہ آپ نے کبھی بھی تحریری یا زبانی طور پر ایسے کسی خیال کا اظہار نہیں فرمایا جس سے یہ مترشح ہوتا ہو کہ آپ اپنے آپ کو نبی یا پیغمبر سمجھتے تھے۔ ہاں جب بھی کسی نے ناواقفیت یا لاعلمی کی بناء پر آپ کی طرف ایسی کوئی بات منسوب کی آپ نے فوراً اس کی تردید فرمائی۔ جب ایک بات بالبداہت خلافِ واقعہ ہے تو آپ ایسا خلافِ واقعہ اندراج کیسے کرا سکتے تھے۔ یہ محض افسانہ طرازی اور ایک نہایت ہی مکروہ جھوٹ ہے جو جان بوجھ کر گھڑا گیا ہے۔ ہم اس جھوٹ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

پھر یہ بھی سراسر جھوٹ ہے کہ حکام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دمشق میں ٹھہرنے کی اجازت نہیں دی اور آپ کو مجبوراً واپس جانا پڑا۔ آپ ۱۹۲۴ء میں مذاہب عالم کی کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے لندن تشریف لے گئے تھے۔ حسب پروگرام راستہ میں آپ نے چار پانچ روز کے لئے دمشق میں بھی ٹھہرنا تھا۔ چنانچہ آپ ۴ ر اگست ۱۹۲۴ء کو حیفا سے دمشق تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں حسب پروگرام ۱۰ ر اگست ۱۹۲۴ء کی صبح تک قیام فرمایا۔ آپ کے قیام کے دوران دمشق کی بعض اہم شخصیتوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ بکثرت آ آ کر ملتے رہے۔ اخبارات نے نہ صرف آپ کی تشریف آوری اور مصروفیات کے متعلق خبریں شائع کیں بلکہ متعدد تعریفی مضامین بھی چھاپے۔ پھر دمشق میں آپ کے قیام اور وہاں آپ کی دینی اور تبلیغی مصروفیات کے متعلق اُنہی دنوں "الفضل" میں بھی تفصیلی رپورٹیں شائع ہوئیں۔ چنانچہ یہ رپورٹیں الفضل ۲۸ ر اگست ۱۹۲۴ء صفحہ ۲، الفضل ۴ ر ستمبر ۱۹۲۴ء صفحات ۶ تا ۸، الفضل ۶ ر ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۳ تا ۸ اور الفضل ۴ ر دسمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۳ پر شائع شدہ موجود ہیں۔ ہر شخص آج بھی ان کا مطالعہ کر کے حتمی طور پر یہ معلوم کر سکتا ہے کہ "نوائے وقت" ۹ ر مارچ ۱۹۷۶ء میں اس تعلق میں جو کچھ شائع ہوا ہے وہ سرتاپا من گھڑت افسانہ ہے اور اس میں صداقت کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اُس کے اس جھوٹ کا پردہ چاک کرنے کے لئے ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قیام دمشق کے متعلق الفضل میں شائع شدہ رپورٹوں میں سے ایک اقتباس یہاں درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے:-

"دمشق میں توقع سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ ...... روزانہ اخباروں کے نمائندے ملاقات کے لئے آتے رہے۔ بعض ملاقاتیں گھنٹوں تک رہیں۔ اخبارات نے لمبے لمبے تعریفی مضامین شائع کئے۔ دمشق کے تعلیم یافتہ طبقہ نے نہایت گہری دلچسپی لی۔ تمام وہ اخبارات جن میں ہمارے مشن کے متعلق خبریں اور مضامین نکلتے تھے کثرت سے فوراً فروخت ہو جاتے تھے۔ آخری تین روز ہمارا ہوٹل ملاقات کرنے والوں کے ہجوم سے ہر وقت گھرا رہتا تھا۔ آخری دن (۹ ر اگست ۱۹۲۴ء) صبح کے دس بجے سے لے کر رات کے دس بجے تک ہوٹل میں ہر وقت دو سو سے لے کر سات سو تک مجمع رہا۔ ۱۰ ر اگست کو دمشق سے روانگی کے وقت دو سو کے قریب آدمی دور دور سے الوداع کہنے آئے۔"

(الفضل ۲۸ ر اگست ۱۹۲۴ء صفحہ ۲)

اس کے باوجود "نوائے وقت" نے اپنے ۹ ر مارچ ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں لکھا یہ ہے کہ حکام نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو دمشق میں ٹھہرنے ہی نہ دیا اور آپ کو مجبوراً واپس جانا پڑا۔ الفضل ۲۸ ر اگست ۱۹۲۴ء کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف عیاں ہے کہ "نوائے وقت" میں اس بارہ میں جو کچھ شائع ہوا ہے وہ جھوٹ کا ایک پلندہ ہے اور اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسب پروگرام دمشق میں پانچ روز قیام فرمانے اور وہاں بے شمار لوگوں کو ملاقات کا شرف عطا فرمانے اور اہل دمشق کو پیغام حق پہنچانے کے بعد ۱۰ ر اگست ۱۹۲۴ء کی صبح کو اس حال میں وہاں سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے کہ وہاں کے اخبارات آپ کی تشریف آوری، قیام اور دوران قیام کی مصروفیات کی خبریں اور تعریفی مضامین مسلسل شائع کر رہے تھے۔

ہم حیران ہیں کہ اسلام کے نام پر جھوٹ بولنے کا یہ کاروبار کب تک چلے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا اٹل فیصلہ ہے کہ جھوٹ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ بالآخر اس کا پردہ چاک ہو کر رہتا ہے۔ اب بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ ہم بڑے دکھ اور درد کے ساتھ یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ یہ عناصر مسلسل جھوٹ بول بول کر اور وسیع پیمانہ پر اس جھوٹ کی اشاعت کر کر کے اسلام کی خدمت نہیں کر رہے بلکہ دنیا بھر میں اس کو بدنام کرنے کا موجب بن رہے ہیں اور سب سے زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقوبت ربّ عباد کا مستحق بنا رہے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور جھوٹ سے باز آنے کی توفیق بخشے۔ آمین ❊

ماہنامہ الفرقان کا تازہ خاص نمبر

الفرقان کا "جماعت احمدیہ اور اسرائیلی حکومت نمبر" چھپ کر تیار ہے۔ اس نمبر میں خاص اداریہ کے علاوہ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب کے رسالہ "ربوہ سے تل ابیب تک" کا مفصل اور دلچسپ جواب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے قلم سے شائع ہو رہا ہے۔ مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا بھی ایک خاص مقالہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسرائیلی گٹھ جوڑ کے الزام کا جامع اور مسکت جواب دیا گیا ہے۔ نوّے صفحات سے زائد کا یہ مجموعہ اتمام حجت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا انشاء اللہ۔

اس نمبر کی قیمت دو روپے مقرر ہے۔ یہ مارچ اور اپریل کا شمارہ ہے۔ خریداروں کو بذریعہ ڈاک ۳۱ ر مارچ کو بھیجا جا رہا ہے۔ سالانہ چندہ دس روپے ہے۔ اس نمبر کی کچھ زائد تعداد طبع کرائی گئی ہے احباب طلب فرما سکتے ہیں۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باہمی ملاقات اور گفتگو و تقریر کے آداب

مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

(۴)

نواں اصل سہل طریق اور آسان زبان

قرآن کریم شریعت کی آخری جامع و مانع کتاب ہے جس میں بڑے بڑے مہتم بالشان مسائل وضع کئے گئے ہیں۔ نہایت لطیف و عمیق حقائق و معارف بیان کئے گئے ہیں۔ زمین و آسمان اور اجرام فلکی و اجرام شمسی کے پُر اسرار امور پر اور اقتصادیات معاشیات، سیاسیات، اخلاقیات اور روحانیات پر اور عقبیٰ و آخرت کی حقیقت پر شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے اور علوم نادرہ کے انمول جواہرات سے بھرپور عظیم خزانہ کھول دیا گیا ہے جس کی وسعت قیامت تک ممتد ہے۔ مگر زبان کی طرف نظر کیجئے کیسے سہل، متوازن اور متناسب الفاظ موتیوں کی طرح پروئے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے عقدوں اور گتھیوں کو مختصر الفاظ میں مگر نہایت عالمانہ انداز میں سلجھا دیا گیا ہے۔ شرم و حیا کے نازک مسائل پر واضح طور پر مگر نہایت مہذب و شائستہ الفاظ میں روشنی ڈال دی گئی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ
(الحجر)

کہ میں اللہ خوب دیکھنے والا ہوں یہ ایک کامل کتاب اور (اپنے مطالب) کو خوب واضح کر دینے والے قرآن کی آیات ہیں۔

فرمایا۔ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ

کہ ہم نے اس کتاب کو قرآن بنایا ہے اور قرآن بھی ایسا جو عربی ہے تاکہ تم سمجھو۔ اور وہ (قرآن) ام الکتاب میں اور ہمارے نزدیک بڑی شان والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

اس الہامی کتاب کو قرآن بنانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب کثرت سے پڑھی جائیگی اور کثرت سے وہی کتاب پڑھی جاتی ہے جو آسان ہو۔ پھر عربیاً کہہ کر اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کے مفہوم کا سمجھنا بھی آسان ہوگا۔

فرمایا:۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ
(القمر آیت ۳۳)

کہ ہم نے قرآن کو پڑھنے اور عمل کرنے کیلئے آسان بنایا ہے۔ پھر کیا کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ہے؟

غرض سارا قرآن ہی اس اصل کی تائید میں پیش کیا جا سکتا ہے کہ اس کے الفاظ نہایت آسان اور اسلوب بیان نہایت سہل ہے۔ دنیا میں یہی ایک آسمانی منفرد کتاب ہے۔ جسے چھوٹے چھوٹے بچے بھی دو تین سال کی عمر سے ہی اپنے سینے میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ اس کے الفاظ تھوڑے مگر مطالب نہایت وسیع کہ ہر پہلو سے یہ کامل اور مکمل ہے اور مدلل ہے۔

افصح العرب اور ابلغ البیان حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلوب کلام اور طرز بیان بھی ایسا ہی تھا کہ الفاظ تھوڑے ہوتے مگر مطالب بہت گہرے اور وسیع ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ

کہ بہترین کلام وہی ہے جو مختصر ہو مگر مدلل

کلام کو سہل کرنے کیلئے چند قرآنی نکات

۱ **مثال** انسان کی فطرت ہی ایسی بنائی گئی ہے کہ وہ زبانی اصول کی باتیں سننے کے بعد وضاحت کے لئے مثالی اور عملی نمونے کا محتاج ہے کیونکہ مثال سے بات کھل کر واضح ہو جاتی ہے اور وہ بات سامعین کے ذہن نشین ہو جاتی ہے۔ اس مسلّم اور مؤثر طریق کو قرآن کریم میں استعمال کیا گیا ہے اور جگہ جگہ مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ... اور

کہ اللہ لوگوں کے لئے مثال بیان کرتا ہے

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ

کہ یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں۔

۲ **تمثیلات** اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تمثیلات و تشبیہات بھی کلام میں لطافت و نزاکت اور بلاغت و فصاحت اور نفاست اور باریک بینی پیدا کرنے کے لئے دلآویز طریق ہے یہی وجہ ہے کہ آسمانی کتب میں بھی اور انبیاء علیہم السلام کے کلام میں بھی تمثیلات و تشبیہات بکثرت پائی جاتی ہیں۔ قرآن مجید کے اندر بھی مختلف مواقع پر بعض اہم امور کو تمثیلات و تشبیہات سے مزین کیا گیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ ...
(ابراہیم آیت ۲۵)

کہ اے مخاطب کیا تو نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے کس طرح ایک کلام پاک کے متعلق حقیقت حال کو بیان کیا ہے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہوتا ہے۔

۳ **اجمال**۔ قرآن کریم میں ایک نکتہ یہ بھی نظر آتا ہے کہ وہ مدعا و مقصد اور مضمون کی تفصیلات میں جانے سے قبل ابتداء میں اس کا اجمالی خاکہ پیش کرتا ہے۔ مثلاً سارے قرآن شریف کا اجمالی خاکہ سورہ فاتحہ میں پیش کر دیا گیا ہے اسی طرح تقریباً ہر سورہ کے شروع میں حروف مقطعات یا مختصر آیات کے ذریعہ سے اس سورۃ میں بیان کردہ مضمون کا خلاصہ اور اجمالی خاکہ بیان کر دیا گیا ہے یہ طریق مضمون کو سرسری نظر میں سمجھنے کے لئے بہت عمدہ ہے اور اسکو سرکاری اور غیر سرکاری کاغذات میں اپنایا گیا ہے۔

۴ **تکرار** گو بعض لوگ تکرار کو پسند نہیں کرتے مگر حقیقت یہی ہے کہ تکرار سے بھی امر مقصود کی شان اور اس کی عظمت و اہمیت ابھرتی ہے بات واضح ہوتی اور ذہن نشین ہو جاتی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے بعض امور کو تکرار کے ساتھ اور مختلف ڈھنگ میں بیان فرمایا ہے۔ جیسے آدم کے خلیفہ بنائے جانے کے واقعات ابراہیمؑ کے واقعات، موسیٰ اور فرعون کے مقابلے کے واقعات بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کی بیشمار نعمتیں نازل کرنے کے واقعات قرآن کریم کی مثال لانے کی تحدی وغیرہ وغیرہ امور قرآن کریم میں تکرار کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔

پس گفتگو و تقریر کے وقت بھی مذکورہ امور سے استفادہ کرتے ہوئے اپنی بات کو آسان و سہل زبان، مختصر مگر جامع و مانع الفاظ بوقت ضرورت تمثیلات و تشبیہات اور تکرار کے ساتھ اجمال و تفصیل کی پابندی سے پیش کرنا چاہئے کیونکہ یہ طریق قرآن کریم کا ہے اور یہی طریق بات کو سب سے زیادہ مفید اور بامقصد و بامراد بنا سکتا ہے۔

دسواں اصل تمسخر، الزام تراشی غیبت، تجسس اور بدظنی سے اجتناب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○

(الحجرات آیت ۱۲-۱۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اے مومنو! کوئی قوم کسی سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کیا کرے ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر ان سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں ان سے بہتر ہوں اور نہ تم ایک دوسرے پر طعن کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے ناموں سے یاد کیا کرو۔ کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا ایک بہت ہی برے نام کا مستحق بنا دیتا ہے۔ (یعنی فاسق کا) اور جو بھی توبہ نہ کرے وہ ظالم ہوگا۔

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا۔ اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سو قرآنی اصول کی رو سے گفتگو و تقریر کرتے وقت خاص طور پر ان مذکورہ بالا عیوب سے اجتناب کرنا از حد ضروری ہے۔ اسلام بہترین رواداری کی تعلیم پیش کرنے میں منفرد ہے۔ انسان تو انسان قرآن کریم تو بتوں کو بھی گالی دینے اور برا بھلا کہنے کی ممانعت کرتا ہے الزام تراشی، بہتان طرازی، لوگوں کو برے نام اور برے القاب سے یاد کرنا اور غیبت و بدگوئی کی عادت وغیرہ ایسی سماج دشمن، اخلاق سوز عادتیں ہیں کہ ان کی جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ آج کل ہمارے ملک میں مذہبی اور سیاسی راہنماؤں کے درمیان جو شدید کشیدگی اور کشمکش کی بھیانک خلیج حائل ہے اس کی بڑی وجہ بھی الزام تراشیاں، بہتان طرازیاں غیبت اور برے القاب سے ایک دوسرے پر حملے کرنا ہیں خوب ٹھنڈے دل سے سوچنا چاہیے کہ اگر کوئی شخص دوسرے شخص پر الزام لگاتا ہے یا بہتان باندھتا ہے یا برے القاب سے پکارتا ہے تو اس سے اس شخص کا اپنا کیا فائدہ ہے؟ کیا اس طریق سے اس کی اپنی خوبیاں اور اسکے اپنے کمالات لوگوں پر ثابت ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اس کے باوجود اگر کوئی شخص یہ طریق اختیار کرتا ہے تو اس سے یہی امر واضح ہوگا کہ چونکہ وہ خود اپنے ذاتی کمالات اور خوبیوں سے عاری ہے اس لئے وہ اپنے مدمقابل شخص کی طرف عیوب منسوب کر کے اور الزام عائد کر کے ظالمانہ طور پر اس کی حیثیت کو کمزور کرنا چاہتا ہے اور پھر اس کی آڑ لے کر اپنے کمالات اور خوبیوں سے تہی دستی پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے جو انتہائی غیر شائستگی ہے۔ جس کے اندر ذاتی کمالات اور خوبیاں ہوں اور اس کے پاس شاندار لائحہ عمل موجود ہو اس کو دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہوتی جس طرح آفتاب طلوع ہونے کے بعد اس کی کرنوں کی آب و تاب کو ثابت کرنے کے لئے ٹمٹماتے ہوئے چراغوں کو جلانے کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔

گیارھواں اصل۔ تکلیف مالا یطاق نہ ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کہ اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ پس جب کوئی گفتگو و تقریر کرنی چاہے تو وہ خوب سوچ لے کہ ایسا نہ ہو کہ اس کی بات سامعین کی سمجھ سے بالا ہو اور وہ اس کی بات سے استفادہ کرنے سے قاصر ہوں اور خواہ مخواہ وہ ان کے لئے تکلیف مالا یطاق بن جائے۔ پس تقریر و گفتگو کرتے وقت عام لوگوں کی سمجھ بوجھ اور عقل و فہم کا خیال رکھنا چاہیے حکماء نے کیا عمدہ کہا ہے۔

كَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ۔

کہ لوگوں سے ان کی عقل و فہم کے مطابق بات کرو

بارھواں اصل۔ وقت کی پابندی

ہر شخص کا وقت اس کا نہایت قیمتی سرمایہ ہے سو گفتگو و تقریر کرتے وقت وقت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے اور مقررہ وقت کی پابندی کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ بے خیالی میں کسی کے قیمتی سرمایہ میں ناجائز تصرف کا ارتکاب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ

کہ ہر امت کے لئے وقت مقرر ہے جب ہر امت کے لئے ایک وقت مقرر ہے تو ہر امتی کو بھی اپنے تمام کام کاج اور گفتگو و تقریر کے واسطے وقت مقرر کرنا چاہیے۔ ہماری پنجگانہ نماز بھی ہمیں وقت کی پابندی کا سبق سکھاتی ہے۔ نماز میں انسان اللہ تعالیٰ کے دربار میں درخواست کے رنگ میں تقریر و گفتگو کرتا ہے یوں تو انسان جب چاہے اس کے دربار میں حاضر ہو کر یہ تقریر و گفتگو کر سکتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو وقت کی پابندی کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ فرماتا ہے

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا۔

کہ نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

سو اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے اس سبق کے مطابق گفتگو و تقریر کے دوران اور دیگر تمام معاملات میں وقت کی پابندی ہم پر لازم ہے حکماء نے کہا ہے:۔

الامور مرهونة باوقاتها

تمام کام اور تمام معاملات وقت کے مرہون ہیں۔

خصوصاً ایک احمدی کو وقت کی بہت ہی پابندی کرنی چاہیے اور کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

انت المسیح الذی لا یضاع وقتہ

کہ تو وہ مسیح ہے کہ جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا

سو آپ کے روحانی فرزندوں کا بھی کسی طرح وقت ضائع نہیں ہونا چاہیے اٹھتے بیٹھتے کام کاج کرنے اور گفتگو و تقریر کرتے وقت وقت کی پابندی لازم ہے۔

تیرھواں اصل بھول چوک کا اعتراف

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا

کہ انسان کو کمزور حالت میں پیدا کیا گیا ہے پس غلطی اور بھول چوک کا ہونا انسان ہی کا خاصہ ہے اور غلطی کا نہ کرنا فرشتوں کا خاصہ ہے۔ مبارک ہے وہ شخص جو گفتگو و تقریر کے دوران دانستہ یا نادانستہ طور پر غلطی اور بھول چوک ہونے پر ساتھ ساتھ اعتراف کرتا اور اصلاح کرتا ہے اور خواہ مخواہ ضد نہیں کرتا۔ ایسی غلطیوں اور خطاؤں پر خدا بھی درگزر فرماتا ہے اور انسان بھی چشم پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔

کہ توبہ کا قبول کرنا اللہ پر صرف ان لوگوں کے لئے واجب ہے جو جہالت سے بدی (غلطی یا خطا) کے مرتکب ہوں پھر جلد ہی توبہ کر لیں۔ پس یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی فرماتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ بہت جاننے والا اور حکمت والا ہے۔

پس انسان کا اپنی گفتگو و تقریر کے دوران اپنی غلطیوں کا اعتراف کرنا اور اصلاح کرنا خلق عظیم کا حصہ ہے

چودھواں اصل۔ الٰہی مقصد

دنیا میں بعض لوگ عمدہ تقریر بھی اور سلجھی ہوئی گفتگو اس لئے بھی کرتے ہیں کہ لوگ سن کر واہ واہ کریں داد دیں اور ان کی شہرت عام ہو اور اس طرح الٹے سیدھے دنیوی مقاصد حاصل ہوں۔ معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والا انسان بھی اس مطمح نظر کو نہایت گھٹیا تصور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو اپنے اپنے زمانے میں سب سے زیادہ فصیح و بلیغ اور سب سے زیادہ اعلیٰ گفتگو و تقریر کرنے کا ملکہ عطا فرماتا ہے وہ فصاحت و بلاغت کے حد کمال کو پہنچ جاتے ہیں وہ ہر قسم کے علوم اور روحانیات سے بھرپور موعظہ حسنہ کرتے ہیں یہاں تک کہ لوگ مبہوت ہو کر انہیں جادوگر کہنے لگ جاتے ہیں مگر وہ انبیاء اپنی سحر بلیغ کا مقصد کیا بتاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی اعلان کرتا ہے

لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا

(انعام آیت ۹۱)

کہ میں اپنے کام کے لئے تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا

سو اگر کوئی شخص اپنی گفتگو و تقریر کو دینی اور مذہبی سمجھتا ہے (اور ہر ایک کو اپنی گفتگو و تقریر کا ماخذ و مقصد دین ہی قرار دینا چاہیے) تو اسے انبیاء کے نقش قدم پر چلنا چاہیے اور اپنی گفتگو و تقریر کو للہی بناتے ہوئے اسے دنیوی مقاصد کے حصول کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان امداد طلبہ ماہ فروری ۱۹۷۶ء

امداد طلبہ سے مستحق طلبہ کو تعلیمی امداد دی جاتی ہے۔ جن دوستوں نے امداد طلبہ کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور اپنے حضور میں انہیں بہترین جزا بخشے۔

جن احباب کرام نے اس کارِ خیر میں حصہ نہیں لیا اللہ تعالیٰ ان کو بھی اس کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔
(نگران امداد طلبہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا
حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا
محترم سید عبد الرزاق شاہ صاحب
" چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ
محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
" ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب
" صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
" مولوی سلطان محمود انور صاحب
" ڈاکٹر ایم۔ اے ظفر صاحب
" عبد الغفور صاحب خالد کڑک لاہور از طرف لفٹیننٹ عبد المحسن کڑک شہید۔
" مرزا محمد عثمان صاحب
" الحاج محمد شفیع صاحب صاحب ہاشمی کراچی
" چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ
" ملک عبد الرب صاحب ربوہ
" ڈاکٹر مرزا عبد القیوم صاحب نوشہرہ چھاؤنی
" ملک عبد المجید صاحب ربوہ
" مرزا عبد الحق صاحب سرگودھا
" گیانی عباد اللہ صاحب ربوہ
" قریشی محمد سعید صاحب ربوہ
" حمید احمد صاحب خالد ربوہ
" چوہدری نبی احمد صاحب باجوہ ربوہ
" خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ
" ماسٹر عطاء محمد صاحب ربوہ
" مولوی کارشید احمد صاحب چغتائی ربوہ
" چوہدری محمد یوسف صاحب ربوہ
محترمہ مجیدہ بیگم شاہ نواز صاحبہ کراچی
" ثریا بیگم صاحبہ حیدر آباد سندھ از طرف ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کاٹھی مرحوم
" سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے بی ٹی ربوہ
محترم نوابزادہ محمد امین خان صاحب بنوں
" چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی
" حکیم غلام رسول صاحب چک $\frac{167}{NP}$ رحیم یار خان
" چوہدری خورشید احمد صاحب "
" " غلام احمد صاحب "
" مبشر احمد صاحب مبشر "
" طاہر احمد صاحب ہاشمی کراچی
" میاں غلام احمد صاحب ربوہ
محترمہ طارقہ ناصر صاحبہ اسلام آباد
محترم چوہدری عبد الرشید صاحب چک ۸۲ سرگودھا

محترم پیر مبارک احمد صاحب ربوہ
" چوہدری محمود احمد صاحب ربوہ
" شیخ محمد نعیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ
" کیپٹن سلیم احمد صاحب کراچی
" محمود احمد صاحب بنگالی ربوہ
محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ
محترم میاں غلام محمد صاحب حافظ آباد
محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سکاٹ لینڈ بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
" آمنہ بی شاہ صاحبہ آف امریکہ بذریعہ
محترم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ
محترم عبد الرحمٰن صاحب مبشر آف جرمنی بذریعہ
محترم صوبیدار عبد المنان صاحب
" قریشی محمود الحسن صاحب شورکوٹ شہر
جماعت احمدیہ لائل پور
" " محمد آباد (سندھ)
" " اوکاڑہ
" " کوئٹہ
" " ساہیوال
" " ٹیکسلا
" " حیدر آباد (سندھ)
" " دار الرحمت شرقی ربوہ
محترمہ سلامت مجید سلمہ صاحبہ لاہور
محترم محمد عظیم صاحب باجوہ "
" اخوند فیاض احمد صاحب "
" شیخ عبد اللطیف صاحب مردان
" رفیق احمد صاحب "
" ملک عبد الباسط خان صاحب لاہور
" بابو انشاء اللہ خان صاحب "

ضروری اعلان

جو احباب مکرم ملک صلاح الدین صاحب درویش قادیان کی تالیفات "اصحاب احمد" "تابعین اصحاب احمد" کے مستقل معاونین ہیں وہ اپنے ڈاک کے موجودہ پتہ سے مطلع فرماویں تاکہ انہیں کتب بھجوائی جا سکیں۔

خاکسار
محمد صدیق
۲۲/۹ دار الرحمت شرقی ربوہ

ماہنامہ تحریکِ جدید

مارچ ۱۹۷۶ء کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے تمام خریداروں کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

کچھ دوستوں کی طرف پرچے کا چندہ واجب الادا ہے۔ زیادہ خرچ کی وجہ سے انہیں پرچہ وی پی نہیں کیا گیا۔ ریپر پر مدت خریداری لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یاددہانی بھی کرائی گئی ہے۔ مہربانی فرما کر ہم سے تعاون فرمائیں اور جن دوستوں کا چندہ ختم ہو چکا ہوا ہے۔ وہ چندہ کی ادائیگی لوکل جماعت کے ذریعہ یا منی آرڈر کر کے ہمیں اطلاع دیں۔ ہم آپ کے ممنون ہوں گے۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مینجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ)

ملٹری کالج جہلم میں داخلہ

II ایر انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) میں داخلہ

(بعد میں پی۔ ایم۔ اے میں داخلے کے لئے)

سیشن اکتوبر ۱۹۷۶ء کے لئے (ملٹری) G.H.Q PA-3 راولپنڈی کو میٹرک I ڈویژن اور II ڈویژن پاس امیدوار ۳۱ر مارچ ۱۹۷۶ء تک مقررہ مطبوعہ فارموں پر درخواستیں بھجوائیں۔

تفصیلات کے لئے دیکھیں اخبار نوائے وقت ۲۰ر مارچ ۱۹۷۶ء صفحہ ۵)

(ناظر تعلیم)

تبدیلی سائیکل

پندرہ مارچ کو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ کے سامنے سے کوئی دوست غلطی سے ہماری سائیکل تبدیل کر کے لے گئے ہیں اور اپنی سائیکل وہاں چھوڑ گئے ہیں۔ جس شخص کی یہ سائیکل ہو وہ ہم سے لے لیں اور ہماری سائیکل واپس کر دیں۔ شکریہ۔

(چوہدری جمیل احمد دار الیمن غربی۔ ربوہ)

درخواست دعاء

میرے والد محترم ڈاکٹر شریف احمد صاحب ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو باعزت طور پر بری کرے۔ آمین

(ڈاکٹر نصیر احمد۔ محلہ دار الرحمت شرقی (الف) ربوہ)

برائے فروخت یا رہن با قبضہ

محلہ دار النصر وسطی کی مسجد کے بالمقابل بڑی سڑک پر ایک وسیع کوٹھی قابلِ فروخت ہے۔ رہن با قبضہ بھی دی جا سکتی ہے۔ رقبہ قریباً ۹ کنال ہے جس میں باغیچہ اور ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔ بیڈ روم اور ڈرائنگ روم۔ ڈائننگ روم۔ کچن۔ سٹور۔ ۲ بڑے برآمدوں۔ گیراج۔ سرونٹس کوارٹرز پر مشتمل ہے۔ غسلخانوں میں فلش سسٹم ہے۔ بجلی۔ ٹیلیفون۔ غرض ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں چند سکنی پلاٹس محلہ دار العلوم شرقی میں بھی قابلِ فروخت ہیں جن کے نقشے جون ۱۹۷۵ء سے منظور شدہ ہیں۔ فوری تعمیر ہو سکتی ہے۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر رابطہ پیدا فرمائیں۔

عبد اللطیف لون "الباسط" ربوہ۔ فون نمبر ۵۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچویں صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

حضرت الشیخ الامام ابوالمعین میمون بن محمد النسفی

حضرت الشیخ الامام ابوالمعین میمون بن محمد النسفی (متوفّٰی ۵۰۸ ھ) پانچویں صدی ہجری کے ایک ممتاز حنفی بزرگ گذرے ہیں۔ آپ اپنی تصنیف "بحر الکلام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"وصنف من الروافض قالوا بان الارض لا تخلو عن النبیؐ والنبوۃ صارت میراثا لعلی واولادہ ویفرض علی المسلمین طاعۃ علیؓ"

(تفسیر روح البیان الجزء الثانی والعشرون صفحہ ۱۸۸ جلد السابع تالیف الشیخ اسمٰعیل حقی البروسوی المتوفّٰی ۱۱۳۷ ھ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ درسعادت ۱۳۳۱ ہجری)

(ترجمہ) شیعوں کے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ زمین کبھی نبی سے خالی نہیں ہوتی، اور نبوّت اب علی اور ان کی اولاد کی میراث بن چکی ہے اور تمام مسلمانوں پر علی کی اطاعت فرض ہے۔

زعماء کرام مجالس انصار اللہ توجّہ فرمائیں

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ کا ترجمان ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی اور تربیتی لحاظ سے یہ رسالہ ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ قرآن کریم، احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے علاوہ اہلِ علم اصحاب کے بیش قیمت مضامین اس رسالہ میں شائع ہوتے ہیں۔ بہت سی ایسی مجالسِ انصار اللہ ہیں جہاں یہ ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار نہیں ہیں، حالانکہ شوریٰ انصار اللہ کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس کو ماہنامہ "انصار اللہ" جاری کروانا چاہیئے۔ زعماء انصار اللہ سے درخواست ہے کہ ماہنامہ انصار اللہ جاری کروائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) میرے بیٹے عزیزم مرزا عبد الرحیم انور (حال لندن) کا نکاح عزیزہ منصورہ رحمٰن بنت سردار عبد الرحمٰن صاحب ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ بعوض مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر بمطابق ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۶ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احبابِ جماعت اِس رشتہ کے مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(مرزا عبد الرؤف امیر جماعتِ احمدیہ کیمبلپور)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ نصیرہ بیگم بنت مکرم چوہدری رحیم بخش صاحب کا نکاح مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد نے مکرم انور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الرحیم صاحب گوٹھ چوہدری نور احمد ضلع تھرپارکر کے ساتھ بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر مسجد بشیر آباد میں بعد نماز ظہر ۷ مارچ ۱۹۷۶ء کو پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں رشتہ داران و احبابِ جماعت نے شرکت کی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور دینی و دنیوی حسنات کا موجب بنائے۔ آمین

(محمد دین۔ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدر آباد)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

مکرم میاں حمید الدین صاحب صرّاف آف اوکاڑہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم میاں حمید الدین صاحب صرّاف ابن محترم میاں روشن دین صاحب (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) جو کہ جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے مخلص، نڈر، صائب الرائے اور سرگرم کارکن تھے اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے تھے ۱۸ مارچ ۱۹۷۶ء کو اپنی آنکھ کا اپریشن داتا دربار ہسپتال لاہور میں کرایا۔ اپریشن کے بعد ۲۰ مارچ کو دل کا شدید دورہ پڑنے سے ۵۴ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ اسی شب ربوہ لایا گیا۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ مسجد مہدی گولبازار میں بعد نماز عصر پڑھائی۔ جنازہ میں کثیر احباب نے شرکت فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص اجازت سے قبرستانِ عام کے قطعہ خاص میں دفن کئے گئے۔ بعد تدفین قبر پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ، تین لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں جو تمام زیرِ تعلیم ہیں۔ مرحوم کے برادران میں مکرم ضیاء الدین صاحب حال مقیم فرانکفورٹ مغربی جرمنی، مکرم رشید احمد صاحب صابر مینیجر پی آئی اے جی ایس اے ربوہ، مکرم منور احمد صاحب سعید امیر جماعت احمدیہ واشنگٹن (امریکہ)، مکرم لطیف احمد صاحب انور کراچی اور مکرم کریم احمد صاحب طاہر مائننگ انجینئر شامل ہیں اور تین ہمشیرگان ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان اور عمر رسیدہ والدین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور خود ہی ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

حادثہ میں ایک احمدی نوجوان کی شہادت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم صلاح الدین صاحب ولد مولوی دین محمد صاحب مرحوم آف دوسمہ نیشنل کنسٹرکشن کمپنی کراچی میں انجینئر تھے ۱۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو بوقت اڑھائی بجے ان کی نائٹ شفٹ میں کام پر معائنہ کی غرض سے گئے۔ بلڈوزر اور ان کی جیپ کی ٹکر ہو گئی اور وہ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اگلے دن ۱۱ مارچ کی رات کو جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ لایا گیا۔ ۱۲ مارچ کو ۹ بجے مسجد ناصر میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی اور باجازت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قبرستانِ عام کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

مرحوم کی شادی دو تین ماہ بعد ہونے والی تھی۔ ان کی بیوہ والدہ اور ایک چھوٹے بھائی (عزیزم معین الدین جو گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج میں ایف۔ ایس سی میں پڑھتے ہیں) کی کفالت مرحوم کے سپرد تھی۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور اطاعت گذار نوجوان تھے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرکے دین اور دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری غفور احمد چوہدری اینڈ سنز رحمت بازار۔ ربوہ)

ھُوَالشَّافِی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں اس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴